11867/ع/۱۸

(۱)

مذکورہ مسئلہ کے بارے میں مفتیان کرام کیا فرماتے ہیں کہ:

ہمارے ہاں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں قاری صاحبان تراویح میں جب قرآن مجید ختم کرتے ہیں تو ختم قرآن کے موقع پر چھوٹی سی مجلس منعقد ہوتی ہے، جسمیں محلے کے کچھ علماء و طلباء تقریر کرتے ہیں۔ یہ مجلس تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے پر مشتمل ہوتی ہے۔

اس موقع پر بعض لوگ اپنی خوشی سے ختم قرآن کی وجہ سے بسکٹ، مٹھائیاں وغیرہ لے آتے ہیں، اگر کوئی فرد نہ لے آئے تو نہ اسے ملامت کیا جاتا ہے اور نہ برا سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات یہ بھی معلوم نہیں ہوتا ہے کہ کس نے مٹھائی لائی اور کس نے نہیں لائی۔

البتہ ایک دو مسجد میں ایسی بھی ہیں کہ جہاں اہل محلہ چندہ کرکے شیرینی کا بندوبست کرتے ہیں۔

پھر اس شیرینی کو مجلس کے اختتام پر سب لوگ ملکر تناول فرماتے ہیں۔ تو اسطرح مجلس منعقد کرنا (لازم سمجھے بغیر) اور مذکورہ انداز پر مٹھائیوں کو بطور خوشی کے لے آنا از روئے شرع کیسا ہے؟ عدم جواز کا کوئی پہلو ہے یا نہیں؟

بینوا توجروا

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۵/۱۹۵۵

المجیب: محمد منہاس کوہستانی

پتہ: حجوم قلی شراکوٹ تحصیل بالاکوٹ ضلع کوہستان۔

موبائل نمبر: 03313279193

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًاومصليًا

مفاسد اور منکرات سے بچتے ہوئے بغیر التزام کے، تکمیلِ قرآنِ کریم کے موقع پر دینی بیان کرنے اور قرآنِ کریم کے فضائل بیان کر دینے میں کوئی حرج نہیں، اکابر ومشائخ رحمہم اللہ سے ایسے موقع پر قرآن مجید کے فضائل بیان کرنا ثابت ہیں۔

مٹھائی تقسیم کرنے کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ مسجد کی رقم سے یا جبری چندہ سے مٹھائی تقسیم کرنا جائز نہیں، ہاں اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے تقسیم کرے اور اسے مسنون اور لازم نہ سمجھے تو اس کی گنجائش ہے، البتہ اس بات کی کوشش کریں کہ مٹھائی مسجد سے باہر تقسیم ہو، لیکن اگر مسجد کے اندر تقسیم کریں تو پھر مسجد کی صفائی اور اس کے آداب کا خاص خیال رکھا جائے۔ (ماخذہٗ فتاوی عثمانی جلد ا ص ۱۰۲، وکذا فی التبویب)

صحيح مسلم – عبد الباقي – (۴ / ۲۰۷۴)

(۱۱ باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر)حدثنا يحيى بن يحيى التميمي وأبو بكر بن أبي شيبة ومحمد بن العلاء الهمداني واللفظ ليحيى قال يحيى أخبرنا وقال الآخران حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم * من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة ومن يسر على معسر يسر الله عليه في الدنيا والآخرة ومن ستر مسلما ستره الله في الدنيا والآخرة والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به طريقا إلى الجنة وما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله ويتدارسونه بينهم إلا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة وذكرهم الله فيمن عنده ومن بطأ به عمله لم يسرع به نسبه

شرح النووي على مسلم – (۱۷ / ۲۱)

ويلزم من ذلك الاشتغال بالعلم الشرعى بشرط أن يقصد به وجه الله تعالى وان كان هذا شرطا فى كل عبادة لكن عادة العلماء يقيدون هذه المسألة به لكونه قد يتساهل فيه بعض الناس ويغفل عنه بعض المبتدئين ونحوهم قوله صلى الله عليه و سلم وما اجتمع قوم فى بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله تعالى ويتدارسونه بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة قيل المراد

Scanned by CamScanner

بالسكينة هنا الرحمة وهو الذي اختاره القاضي عياض وهو ضعيف لعطف الرحمة عليه وقيل الطمأنينة والوقار هو أحسن وفى هذا دليل لفضل الاجتماع على تلاوة القرآن فى المسجد)

تحفة الأحوذي – (١ / ٤٣٨)

وطريق الجمع بينهما أن تحمل أحاديث المنع على السمر الذي لا يكون لحاجة دينية ولا لما بد من الحوائج وقد بوب الإمام البخاري في صحيحه باب السمر في العلم قال العيني في شرح البخاري نبه على أن السمر المنهي عنه إنما هو فيما لا يكون من الخير وأما السمر بالخير فليس بمنهى بل هو مرغوب فيه أنتهى قلت هذا الجمع هو المتعين

سنن الدارقطني – (٣ / ٢٦)

حدثنا الحسين بن إسماعيل نا عبد الله بن شبيب نا يحيى بن إبراهيم بن أبي قتيلة نا الحارث بن محمد الفهري عن يحيى بن سعيد عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال : لا يحل مال أمرئ مسلم إلا بطيب نفسه

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (١ / ٦٦٠)

وفي حاشية الحموي عن الإمام الشعراني: أجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها إلا أن يشوش جهرهم على نائم أو مصل أو قارئ إلخ.....واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح
احقر محمود غفر اللہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
١٧/ جمادی الثانیہ /١٤٣٩ھ
06/ مارچ /2018ء

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل عفا اللہ عنہ
١٧/ جمادی الثانیہ /١٤٣٩ھ
6/ مارچ /2018ء

محمد اویس
اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
١٧/ جمادی الثانیہ /١٤٣٩ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
١٧/ ٦/ ١٤٣٩ھ

مفتی

دار الافتاء
فتوی نمبر ٩٥/١٩٥٨
١٤٣٩/٦/١٨
٢٠١٨/٣/٥

Scanned by CamScanner